مضاربتِ فاسدہ میں ورکنگ پارٹنر کو کیا ملے گا؟

ریفرینس نمبر:IEC-673 تاریخ:30-07-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے دوست نے مجھے اپنا ریڈی میڈ گارمنٹس کے کپڑوں کا اسٹاک اس شرط پر دیا کہ میں اسے مارکیٹنگ کرکے فروخت کردوں، اور جو کچھ نفع حاصل ہو، وہ خرچہ نکالنے کے بعد ہم دونوں کے درمیان برابر (50/50 فیصد) تقسیم ہوگا، میں نے اس کا مکمل اسٹاک فروخت کردیا ہے لیکن اب وہ مجھے 50 فیصد کی بجائے 30 فیصد نفع دینے کا کہہ رہا ہے تو کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟ نیز نفع سے شرعاً میرا کتنا حصہ ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرکت کی وہ صورت کہ جس میں ایک فریق کا سرمایہ ہو اور دوسرے کی محنت ہو، مضاربت کہلاتی ہے، لیکن مضاربت درست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اصل سرمایہ (Capital) نقد رقم ہو، مالِ تجارت (یعنی کپڑے یا سامان وغیرہ) نہ ہو۔ لہٰذا سوال میں مذکور طریقہ کار کے مطابق آپ کا اپنے دوست سے اس کے تیار شدہ کپڑوں کو فروخت کرکے منافع میں شریک ہونے کا معاہدہ مضاربتِ فاسدہ کی صورت ہے۔

مضاربت فاسد ہو جائے تو اجارے میں تبدیل ہو جاتی ہے، لہٰذا اس صورت میں حاصل شدہ کل نفع آپ کے دوست ہی کا ہوگا کیونکہ مال اُسی کا تھا، آپ کا اُس نفع میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ البتہ آپ نے جو محنت کی ہے، اس کام کی جو اُجرتِ مثل بنتی ہے آپ اس کے حق دار ہوں گے بشرطیکہ وہ مضاربت سے حاصل ہونے والے نفع سے زیادہ نہ ہو، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ کے دوست پر اُجرتِ مثل دینا لازم ہے۔

مالِ مضاربت کا ثمن ہونا مضاربت کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے: "لا تصح الا بالمال الذی تصح به الشرکة" یعنی: عقد مضاربت اسی مال کے ذریعہ صحیح ہوتا جس کے ذریعہ عقدِ شرکت صحیح ہوتا ہے۔

اس کے تحت کفایہ میں ہے: "وهو ان یکون راس المال دراهم او دنانیر ۔۔۔ وحاصله ان العروض لا تصلح لراس المال فی المضاربة عندنا" یعنی: راس المال دراہم یا دنانیر ہوں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ ہمارے نزدیک سامان عقدِ مضاربہ میں راس المال بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

(ھدایہ مع الکفایہ، ج06، ص204، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ملتقطا)

بہارِ شریعت میں ہے: "راس المال از قبیل ثمن ہو۔ عروض کے قسم سے ہو تو مضاربت صحیح نہیں۔"

(بہارِ شریعت، ج03، ص01، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جب مضاربت فاسد ہو جائے تو سارا نفع اصل مالک کا ہو گا اور کام کرنے والا اجرتِ مثل کا حق دار ہو گا

۔ جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی علیہ الرحمہ العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں فرماتے ہیں: "أقول والحاصل أن هذه مضاربة فاسدة فتجب فيها الأجرة قال في الولوالجية و ما لا يجوز فيه المضاربة يجب له فيه أجر المثل لأنه لم يعمل له مجاناً بل ينوي لعمله عوضاً وإذا لم يستحق المشروط كان له قيمة عمله والربح لرب المال وكذا لو لم يربح له أجر مثل عمله لأن المضاربة متى فسدت صارت إجارة والأجرة الفاسدة متى عمل يستحق أجر المثل حصل الربح من عمله أو لم يحصل الربح" یعنی: میں کہتا ہوں، خلاصہ یہ ہے کہ یہ مضاربت فاسد ہے، لہٰذا اس میں اجرت واجب ہو گی۔ ولوالجیہ میں فرمایا کہ جن صورتوں میں مضاربت جائز نہ ہو، ان صورتوں میں کام کرنے والے کے لیے اجرتِ مثل واجب ہو گی، کیونکہ اس نے بغیر معاوضے کے کام نہیں کیا، بلکہ اس نے عوض پانے کے لئے کام کیا تھا۔ اور جب طے شدہ (نفع کا) معاہدہ درست نہ ہو، تو کام کرنے والے کو اس کے عمل کی اجرتِ مثل ملے گی، اور سارا نفع مالکِ مال کا ہو گا۔ اسی طرح اگر کاروبار میں نفع نہ ہو تو بھی کام کرنے والے کو اس کی محنت کی اجرتِ مثل ملے گی، کیونکہ جب مضاربت فاسد ہو جائے تو وہ اجارہ

بن جاتی ہے۔اور جب اجارہ بھی فاسد ہو، لیکن کام کیا گیا ہو، تو ایسی صورت میں بھی اجرتِ مثل واجب ہوتی ہے، چاہے اس کی محنت سے نفع حاصل ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

(العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ، ج02، ص66، دار المعرفہ، بیروت)

اجرتِ مثل طے شدہ نفع سے زائد نہ ہو۔ جیسا کہ در مختار میں ہے: "فلا ربح للمضارب حینئذ بل له أجر مثل عمله۔۔۔ بلا زيادة على المشروط" **یعنی:** (جب مضاربت فاسد ہو جائے) **تو اب مضارب کے لئے نفع نہیں ہوگا بلکہ اسے اجرت مثل دی جائے گی جو طے شدہ نفع سے زیادہ نہ ہو۔**

(در مختار، جلد8، صفحہ498، مطبوعہ بیروت، ملتقطا)

بہار شریعت میں ہے: "مضاربت اگر فاسد ہو جاتی ہے تو اجارہ کی طرف منقلب ہو جاتی ہے یعنی اب مضارِب کو نفع جو مقرر ہوا ہے وہ نہیں ملے گا بلکہ اُجرتِ مِثل ملے گی چاہے نفع اس کام میں ہوا ہو یا نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ یہ اُجرت اُس سے زیادہ نہ ہو جو مضارَبت کی صورت میں نفع ملتا۔"

(بہارِ شریعت، ج03، ص04، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

04صفر المظفر 1447ھ/30جولائی 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔

دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ

Email:appointment@iecdawateislami.com